بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ —— رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

[illegible]

جلد ۳۱	۸ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش	۹ ذی الحجہ ۱۳۶۲ ھ	۸ دسمبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح دس بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل دن میں بہتر رہی۔ آج رات کے پچھلے حصہ اور صبح کے وقت بھی کھانسی کی زیادہ شکایت رہی۔ اور نقرس کے درد میں بھی زیادتی ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو کل دوپہر کے بعد بخار اور درد میں کچھ زیادتی ہو گئی تھی۔ شام کے قریب بے چینی بھی کچھ زیادہ تھی۔ رات کو کسی قدر نیند آگئی۔ اور آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

افسوس کہ صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی کا بچہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب نعم البدل کے لئے دعا کریں۔

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کیلئے خاص دعائیں کی جائیں

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۳ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش مطابق ۳ دسمبر ۱۹۴۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئی روز سے درد گردہ کی وجہ سے بہت سخت تکلیف میں ہیں۔ رات بھی ایک بجے تک بہت تکلیف رہی۔ جو محبت جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اس کو دیکھ کر یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی بھائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے دعا کرتا ہو گا۔ جماعت میں ہزاروں آدمی ایسے ہیں۔ جن کے دل میں حضرت امیر المومنین کی ذات سے

حد درجہ کی محبت

ہے۔ وہ دنیا کی ہر ایک چیز آپ کیلئے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور دنیا کی ہر ایک چیز سے آپ کا وجود ان کو زیادہ عزیز ہے۔ اور وہ آپ کو تکلیف میں دیکھنا برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت یقین ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور آپ کی اس تکلیف کے دور ہونے کیلئے نمازوں میں اور نمازوں سے باہر درد دل سے دعا کر رہے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ میں اپنی طرف سے کوئی دعا کی تحریک کروں

حضرت ام المومنین علیہا السلام کے الفاظ

آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جو مسجد کو آتے ہوئے ایک خاتون کے ذریعہ مجھے پہنچے۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام نے آج صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تکلیف کا خیال کر کے فرمایا کہ جماعت کو حضور کی صحت کے لئے اُسی طرح عاجزی اور الحاح سے دعا کرنی چاہیئے جس طرح یونس علیہ السلام کی قوم نے شہر سے باہر نکل کر عاجزی اور الحاح سے دعا کی تھی۔

اب ضرورت نہیں ہے کہ اس کے بعد میں کوئی تحریک کروں۔ بس

سب احمدی بھائیوں کا فرض

ہے۔ کہ وہ روزانہ اپنی نمازوں میں اور نمازوں سے باہر نہایت عاجزی اور سوز دل سے حضور کی صحت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔ آپ کی بیماری کا یہ سلسلہ آپکی اُس

محنت شاقہ

کی وجہ سے ہے۔ جو آپ جماعت کی بہتری کیلئے رات دن برداشت کر رہے ہیں۔ حضور نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے آخری سال کی تحریک کے موقعہ کے شروع میں فرمایا۔ کہ

"گذشتہ چند دنوں سے مجھ پر پھر اُسی قسم کے مرض کا حملہ ہو گیا ہے۔ جس قسم کا مرض مجھے مئی کے مہینہ میں ہوا تھا۔ اور گو یہ حملہ اتنا شدید نہیں ہے۔ مگر پھر بھی نہایت سخت اور تکلیف دہ کھانسی کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ پچھلی دفعہ جب مرض کا آغاز ہو رہا تھا۔ مجھے بجٹ کی مجلس میں شامل ہونا پڑا۔ جس کے بعد میری بیماری لمبی اور تکلیف دہ صورت اختیار کر گئی۔ اور آج بھی بیماری کے شروع میں ہی جمعہ کا دن آگیا ہے۔ مگر چونکہ اب وقت آگیا تھا کہ نئے سال کے چندہ تحریک جدید کے متعلق جماعت کے سامنے اعلان کر دیا جائے۔ اس لئے گو گذشتہ تجربہ کی بنا پر مجھے خطرہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ میری بیماری پھر خدانخواستہ لمبی شکل اختیار نہ کر لے۔ مگر میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ جس دس سالہ تحریک کی ابتداء میں نے کی تھی۔ اُس کے آخری سال کی تحریک کرنے کے فخر سے ہی محروم رہوں"

جس بجٹ کمیٹی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس موقعہ پر حضور سارا دن اور رات کا ایک حصہ سخت محنت سے کام کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ

شدید بیماری

میں مبتلا ہو گئے۔ اس وقت ڈاکٹروں نے یہ مشورہ دیا۔ کہ حضور کو ایسی محنت برداشت نہیں کرنی چاہیئے لیکن آپ نے اپنی ذمہ واریوں کا خیال کر کے جماعت کی خاطر سخت محنت اٹھائی اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ حضور کو ایک لمبی اور تکلیف دہ بیماری میں سے گذرنا پڑا۔ اور ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے تھی۔ کہ بعد میں جو آپ کی بیماری نے طول پکڑا۔ اور ایک تکلیف دہ شکل اختیار کر لی۔ وہ اُسی بجٹ کمیٹی کے دن محنت کرنے کا نتیجہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس موسم میں پھر اس بیماری کا آغاز ہو رہا ہے اور تکلیف دہ کھانسی ہے۔ اس تجربے کے لحاظ سے میں ڈرتا ہوں کہ یہ بیماری پھر شدت نہ پکڑ جائے۔ مگر چونکہ یہ اس دور کی آخری تحریک ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس موقعہ پر آخری تحریک کرنے کے فخر سے محروم ہو جاؤں۔ باوجودیکہ آپ کو پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ کہ بجٹ کے موقعہ پر محنت سے کام کرنے کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے۔ پھر بھی اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضور نے پچھلے جمعہ کے موقعہ پر خطبہ فرمایا۔ جو کہ شائع بھی ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کس طرح حضور اپنی صحت بھی

جماعت کیلئے قربان

کر رہے ہیں۔ آپ دن رات جماعت کے کاموں میں مصروف رہکر صحت کو قربان کر رہے ہیں۔ یہ بیماریاں جو آپ کو ہوتی ہیں آپ کی محنت شاقہ کا ہی نتیجہ ہیں آپکو

درد نقرس

کی جو تکلیف ہو گئی ہے۔ اور بار بار اس کا دورہ ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق بھی ڈاکٹروں کی یہی رائے ہے کہ حضور کے زیادہ بیٹھے رہنے اور کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ پس آپ صرف سلسلہ کی خاطر اپنی صحت کو قربان کر رہے ہیں اور یہ ایک

بہت بھاری قربانی ہے

عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری نے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہونے کیلئے صلیب پر چڑھ کر اپنی جان دیدی۔ اگر اسکو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ قربانی اس ہر وقت کے دکھ اور تکلیف کے مقابل میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

خدا تعالےٰ کے برگزیدہ لوگ

اپنی قوم کے لئے برداشت کرتے ہیں۔ یہ تکلیف تو ایک آن کے لئے تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے پیارے قوم کے لئے اپنی ساری عمر تکلیفوں اور دکھوں میں گزارتے ہیں۔ اور ہر آن ان کی قوم کے لئے گداز ہوتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخعٌ نفسک ان لا یکونوا مومنین (شعراء ع ۱) کیا تو اس وجہ سے کہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اپنے نفس کو ہلاک کر دے گا۔ اسی طرح ہمارے پیارے امام نے بھی یہ ایک زبردست قربانی کی ہے۔ کہ اپنے وجود کو جماعت کے لئے اتنی تکلیف میں ڈالا۔ اس کو دیکھ کر

ہمارا فرض

ہے۔ کہ ہم سب ملکر دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کے لئے ایک لمبی عمر عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ صدقہ و خیرات بھی کرنا چاہیئے۔

ایک اور محرک جو ہمارے لئے حضورؐ کی صحت کے متعلق دعا کرنے کا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب

عید کا مبارک موقعہ

آرہا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت بیمار ہیں۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ کسی وقت بھی ہم حضور کی برکات سے محروم نہ ہوں۔ اور جلد حضور شفایاب ہو کر عید میں تشریف لائیں۔ اور صحت کی حالت میں عید کی نماز ادا کریں۔ اور ہمارے لئے عید کا دن

دوہری خوشی کا دن

ہو۔ اسی طرح جلسہ سالانہ بھی قریب آگیا ہے۔ اور لوگ دور دراز سے حضور انور کے کلمات طیبات سننے اور حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے قادیان میں جمع ہوں گے۔ ان کے لئے بھی ہم کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ حضور کو شفا دے۔ اور جو لوگ دور دراز سے آئیں۔ وہ اپنی ایمان پرور نصائح اور معارف سے بھری ہوئی تقریروں سے اور حضور کی ملاقات سے محروم نہ رہیں۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم گڑگڑا کر عاجزی سے خدا کے حضور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے حضور کو صحت بخشے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی طاقت عطا فرمائے۔ پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے علاوہ اور بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں بیمار ہیں۔ جن کے لئے دعا کی ضرورت ہے حضورؐ کے حرم ثانی

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ

بھی بہت بیمار رہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اسی طرح

حضرت ام المومنین

(مدظلہا العالی) کے لئے پھر

منصورہ بیگم صاحبہ

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی عرصہ سے بیمار ہیں۔ جن کو علاج سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ اخبار میں بھی اس کا اعلان کرا چکی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ پھر

حضرت بیگم صاحبہ کی بہو

جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ وہ بھی آجکل بہت بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اسی طرح اور بھی خاندان میں جو بیمار ہیں۔ اور جو خاندان سے باہر بیمار ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کرنا ہمارا فرض ہے۔ پھر آجکل

محترم مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

بھی بیمار ہیں۔ آپ ایک قابل قدر اور جماعت میں علم کے لحاظ سے فرد واحد ہیں۔ ان کی صحت اور عمر کی درازی کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ ایک اور امر جس کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ وہ

بھامڑی کا مقدمہ

ہے۔ بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جماعت کی حفاظت کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے۔ بدر کی جنگ کے متعلق کیا خدا تعالےٰ کا وعدہ موجود نہیں تھا سب کچھ تھا۔ لیکن باوجود کامیابی کے وعدہ کے تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گھبراہٹ سے خدا کے حضور دعا کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اضطراب سے اس موقعہ پر دعا کی۔ کہ حضور کی اس گھبراہٹ کا دیکھنا حضرت ابوبکرؓ برداشت نہ کر سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے وعدہ کے باوجود ہم کو لاپروا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے رحم اور فضل کو اور بھی زیادہ

عاجزی اور الحاح

سے طلب کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں الٰہی جماعتوں کے لئے بعض ابتلاء کے مواقع بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم ان محترم ہستیوں اور بھائیوں کے لئے جو اس مقدمہ میں مبتلا ہیں دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے ان کو اس کے خطرے سے محفوظ رکھے وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(مرتبہ) بشیر الدین مولوی فاضل

قادیان دارالامان میں عید الاضحیٰ

قادیان دارالامان میں ذی الحجۃ کا چاند ۲۹ نومبر کو دیکھا گیا تھا۔ جس کا اعلان "الفضل" نے کر دیا تھا۔ اس سے قبل چاند دیکھنے کی کوئی اطلاع بیرونی جماعتوں کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے عید الاضحیٰ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان دارالامان میں ۹ر دسمبر کو ہوگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پردہ کے متعلق ضروری ہدایت

جماعت احمدیہ کا بہت بڑا اجتماع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوتا ہے۔ جس میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوتی ہیں۔ اس موقعہ پر ضروری ہے۔ کہ تمام مستورات ضرورت کے وقت اسلامی ہدایت کے مطابق باپردہ چلیں پھریں۔ نیز جلسہ گاہوں کے قریب کھلے میدانوں میں رفع حاجت کے لئے نہ جائیں۔ جماعتوں کے عہدہ داروں کو ذمہ وار قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں کی مستورات کو یہ ہدایت ذہن نشین کرا دیں۔ تاکہ اس کی خلاف ورزی جلسہ کے موقعہ پر نظر نہ آئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب کے لئے ضروری اعلان

جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل جلسہ میں آنے والے اصحاب اور مستورات سے اس بات کا پختہ عہد لے لیا کریں۔ کہ وہ قادیان میں آکر تقریروں کے اوقات میں بجز طبعی حوائج اور ضرورت حقہ کے جلسہ گاہ سے غیر حاضر نہیں ہوں گے۔ اور ان کا فرض ہوگا۔ کہ ایام جلسہ سالانہ میں اپنی اپنی جماعتوں کو قیامگاہ سے ہمراہ لے کر وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کلکتہ کا قائمقام امیر

امیر جماعت احمدیہ کلکتہ میاں دوست محمد صاحب شمس کے ایک ماہ کے لئے قادیان آنے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی دولت احمد خان صاحب کو قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلےٰ)

ممبران انصار اللہ قادیان کے لئے ضروری ہدایات

ہفتہ تعلیم و تلقین شروع ہو چکا ہے۔ اور ہر محلہ میں مسائل منتخبہ کے متعلق اسباق کا سلسلہ جاری ہے۔ تمام ممبران انصار اللہ کا فرض قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسباق کو پوری توجہ سے سنیں۔ اور نوٹ لیں۔ اور جو احباب نوٹ نہیں لے سکتے۔ وہ بار بار یاد کریں۔ تاکہ امتحان پر کامیابی کا مونہہ دیکھ سکیں۔

(خاکسار۔ قمر الدین برائے قائد تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تعلیم و تلقین ۸-۹ر فتح — مسئلہ جنازہ غیر احمدیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ اقتدائے نماز غیر احمدیان

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سنہ ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین تصنیف کرتے وقت اپنی جماعت کو مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔

(۱) اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ اماماکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوی اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو"۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ حاشیہ

(۲) اسی سال تحفہ گولڑویہ کی تصنیف شروع ہوئی۔ اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۲۷ پر یہی ارشاد دوبارہ درج ہوا۔

(۳) غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کر دوں"۔ (احمدی اور غیر احمدی میں فرق صفحہ ۱۶)

(۴) مخالف کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے سے انسان بخشا جاتا ہے۔ نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے۔ اس کا اپنا دل سیاہ ہو۔ تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دے گا (الحکم ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

(۵) "صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتر اور نیکی اسی میں ہے اس میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے۔ اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیادار روٹھے ہوئے۔ اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن مونہہ نہیں لگاتے۔ اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ تم اگر ان سے ملے رہے۔ تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے (الحکم ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء)

(۶) سوال ہوا کہ کیا مخالفوں کے گھر کی چیزیں کھالیویں یا نہ۔ جواب۔ نصاریٰ کی پاک چیزیں بھی کھائی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھا لیتے ہیں۔ پھر ان کی چیز کھا لینا کیا منع ہے۔ ہاں میں تو نماز سے منع کرتا ہوں۔ کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو۔" (الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

ایک اعتراض کا جواب

گو ایک غور کرنے والے کے لئے ان ارشادات میں نقلی و عقلی دلائل بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کہ کیوں ایسا حکم دیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی متعصب اور اندھا دھند مخالفت کرنے والے مولویوں نے ان ارشادات کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کا باعث قرار دیا۔ اور طرح طرح کے استدلالات کر کے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر زبان طعن دراز کی۔ مثلاً ایک اعتراض یہ کیا۔ کہ چونکہ مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کو دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ اور یہ نیا حکم ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو تشریعی نبوت کا دعوےٰ تھا۔ اس حکم کو نیا ظاہر کرنا قلت تدبر اور شریعت محمدیہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ یہ حکم شریعت محمدیہ کا ہی حکم ہے۔ جو قرآن کریم اور حدیث نبوی میں موجود تھا۔ مگر مسلمانوں کے ذاتی دنیوی اختلافات کی بناء پر راہ فرار اختیار کر لینے سے اس حکم خداوندی پر پردہ پڑ گیا تھا۔ یعنی بات بات میں ناراض ہو کر مسلمانوں کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز ترک کر دینے سے یہ خیال عام ہو گیا تھا۔ کہ نماز ذاتی اختلاف کی وجہ سے ہی ترک کی جاتی ہے۔ مذہبی طور پر اس کا کوئی حکم نہیں ہے۔ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام نے جہاں اور احکام شریعت محمدیہ میں تجدید فرمائی۔ وہاں اس حکم کو بھی تازہ فرما دیا۔ اور صحیح حکم نافذ فرما دیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

اقتدائے نماز کا اصل

(۱) یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ قرآن شریف نے زیادہ معزز اسی کو قرار دیا ہے۔ جو زیادہ متقی ہو۔ جیسا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اور یہ بھی حقیقت مسلمہ ہے کہ زیادہ متقی وہی ہے۔ جو زیادہ عامل بالقرآن ہے۔ جیسا حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے متعلق جب کسی صحابی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کان خلقہ القرآن یعنی آپ کے پاکیزہ اخلاق عین قرآن تھے۔ اور اسی اعلےٰ مقام کی طرف خدا تعالیٰ نے واذکروہ کما ھداکم میں تصریح فرمائی ہے۔ نیز قرآن شریف میں دوسری جگہ مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ وجعلنا للمتقین اماما یعنی ہم کو ایسے لوگوں کا جو متقی ہوں امام بنا پس یہ دعا سکھانے سے بھی ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے امام کا متقی اور عامل بالقرآن ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اور جب قرآن شریف سے امام الصلوٰۃ کے لئے یہ ضروری ہوا۔ کہ وہ اپنے مقتدیوں سے اعلیٰ درجہ رکھنے والا ہو۔ تو پھر غیر متقی امام کی امامت خلاف منشائے الٰہی ہونے سے کہاں جائز رہی۔

(ب) یہی وجہ ہے کہ سیدنا وسید الکل حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں تصریح فرما دی ہے۔ کہ امام وہ ہونا چاہیئے۔ جو مقتدیوں سے افضل ہو۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں جس کے متعلق تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ خدا کی کتاب کے بعد اصح الکتب بخاری ہے۔ (نخبۃ الفکر) اھل العلم والفضل احق بالامامۃ کا ایک مستقل باب باندھا ہے۔ یعنی اہل علم اور اہل فضیلت ہی جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ افضل وہی ہے جو زیادہ متقی ہو امام ہونے کے زیادہ حقدار ہیں۔ ایسا ہی ایک اور ترجمۃ الباب میں غلام اور نوکر کی امامت کی صحت اور وجہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد نبوی درج کیا ہے۔ کہ یومھم اقرأھم لکتاب اللہ (بخاری کتاب الصلوٰۃ) یعنی نمازیوں کا امام وہ ہوا کرے۔ جو ان سب میں کتاب اللہ کا زیادہ واقف اور عامل ہو (۳) اسی صحیح بخاری کے باب اھل العلم والفضل احق بالامامۃ کے حاشیہ پر علامہ سندھی تحریر فرماتے ہیں۔

ویحتمل ان مرادہ بیان اھل العلم اولی بالامامۃ من اھل القراءۃ کما قال الجمھور ان الاعلم اولی من الاقرأ (بخاری جلد اول) یعنی امام بخاری کی اس باب کے باندھنے سے یہ مراد ہے۔ کہ اہل علم ہی امامت کے زیادہ مناسب ہیں بہ نسبت عام قاریوں کے جیسا کہ جمہور اہل اسلام نے کہا ہے۔ کہ جو علم کے لحاظ سے زیادہ ہو۔ وہی شخص امامت کے لئے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت محض قاری یا حافظ قرآن کے۔

پس جب قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں یہ حکم موجود ہے۔ کہ امام وہی ہونا چاہیئے۔ جو دینی رنگ میں دوسروں سے افضل ہو۔ اور اس بارے میں اس قدر تصریحات تو یہ اور ایسی وضاحت کے ساتھ جمہور کی شہادات متفقہ موجود ہوں۔ کہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ تو پھر بھی حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ السلام کے اس حکم کو (کہ کوئی احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھے) نیا شرعی حکم قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اس موقعہ پر یہ خدشہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ کیا مرزا صاحب کے ماننے والوں کو آپ کے نہ ماننے والوں پر فضیلت حاصل ہے۔ کہ آپ کا معتقد دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا؟ اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ کہ اس جگہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کی ذات کا سوال نہیں۔ بلکہ مامور من اللہ مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان شخصیت کا سوال ہے۔ یعنی یہ سوال نہیں ہے۔ کہ آیا مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والا ان کے نہ ماننے والوں سے افضل ہے یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(جن کے متعلق مسلمانوں کے عقیدہ کی رو سے قرآن و حدیث میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور جن پیشگوئیوں کی وجہ سے ہی آج کل اور آج سے پہلی صدیوں کے لوگ انتظار کرتے رہے ہیں) کو قبول کرنے والا۔ قبول نہ کرنے والے سے افضل نہ ہے یا نہیں؟ اور جب اس لحاظ سے غور کی جائیگا تو نہایت آسانی سے سمجھ میں آجاویگا۔ کہ کسی مدعی صادق کو مان لینے والا اسے نہ ماننے والے سے ضرور افضل ہوتا ہے۔ جائے حیرت ہے کہ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ایسا حکم کیوں دیا گیا۔ وہ اس بات کو اپنے اوپر چسپاں کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ یعنی اگر تھوڑی دیر کے لئے وہ فرض کرلیں کہ مہدی منتظر اور مسیح موعود جو اس امت میں آنے والا تھا۔ وہ آگیا۔ اور انہوں نے اس کو مسیح موعود اور مہدی معہود مان لیا ہے۔ تو کیا وہ اس کے بعد ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنی گوارا کرلیں گے۔ جنہوں نے ان کے مسلمہ مسیح موعود کو نہ مانا ہوگا۔ بلکہ اس مسیح کا انکار اور تکفیر کی ہو۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ نماز پڑھنی تو کجا۔ وہ لوگ تو ایسے انکار کرنے والوں کا زندہ رہنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اس مقام پر مجھے اس رنگ میں بھی تعجب آتا ہے کہ ہمارے مخالفین آپس میں تو معمولی معمولی اختلاف کی بنا پر ایک دوسرے کی امامت کو ناجائز قرار دیتے اور اپنے ہم خیالوں کو اسکے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ لیکن ہم جماعت احمدیہ کے افراد سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ جنہوں نے اس شخص کا نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ مرتد و کافر اور واجب القتل قرار دیا جسے ہم نے قرآن کریم اور حدیث کی رو سے مسیح موعود و مہدی معہود مان لیا ہے۔

خلاف عقیدہ رکھنے والے کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ممانعت!

چند حوالجات جنہیں موجودہ زمانہ کے علماء نے اپنے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے سوال ہوا۔ کہ "جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہو۔ پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے"؟ تو انہوں نے جواب دیا "جس کے عقیدے درست ہوں۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے"۔

(فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۵)

(۲) "لا مذہب غیر مقلدین (یعنی مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اہلحدیث اور ان کے ساتھی مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی ثناء اللہ وغیرہ اہلحدیث) اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں تو اہلسنت کی نماز لا مذہبوں کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے"۔ (الفتح المبین صفحہ ۴۸)

(۳) "اس فرقہ لا مذہب کو اہلسنت والجماعت سے خارج سمجھنا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بہ سبب فتنہ و فساد ان کو مساجد میں نہ آنے دینا بجا و درست ہے"۔ (الفتح المبین صفحہ ۴۵)

(۴) "غیر مقلدین بے شک خارج اہلسنت والجماعت ہیں۔ . . . . ان کی امامت جائز نہیں"۔

(جامع الشواہد صفحہ ۵)

(۵) "بدعتی جیسے رافضی۔ قدری۔ غیر مقلد اور وہ مقلد جو خدا کے جھوٹ بھول سکنے کے معتقد (مراد دیوبندی) ہیں وغیرہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی"۔

معقول جواب

امام الصلوٰۃ اپنے مقتدیوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ جو مقتدیوں کی طرف سے خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض کرتا ہے۔ اور مقتدی اسکی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں۔ گویا قولاً و عملاً۔ نیتاً و ارادۃً مقتدی اپنے امام الصلوٰۃ کے ہمنوا ہوتے ہیں۔ اس کی آواز پر لبیک کہتے اور اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں بس عقیدۃً ان کی یکجہتی لازمی ولابدی ہے۔ بجنسہٖ اس کی ادنیٰ ترین مثال یہ ہے کہ کسی ڈپٹی کمشنر کے پاس کوئی وفد ملاقات کے لئے جائے اور اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا نمائندہ اور گفتگو کرنے والا مقرر کرلے۔ جو ان کی عرضداشت کو پیش کرے۔ اب عقل لازم قرار دیتی ہے۔ کہ وہ نمائندہ ان باقی افراد کا عام اخلاص و ارادت اور عقیدت بلکہ اس خاص غرض کے لحاظ سے ہمنوا ہو۔ نہ کہ مخالف۔ پس اس عقلی اقتضاء کی وجہ سے یہودی امام نہ ہوسکا عیسائی کا۔ اور عیسائی امام نہ ہوسکا مسلمانوں کا۔ اور عام مسلمانوں کا کوئی عالم امام نہ ہوسکا۔ مسیح موعود کے ماننے والوں یعنی احمدیوں کا۔

(خاکسار غلام احمد بدوملہوی معلم المجاہدین تحریک جدید)

قائدین و زعماء کا سالانہ انتخاب

قبل ازیں بذریعہ الفضل مجالس مقامی کو نئے سال کے قائدین اور زعماء کے انتخاب کی اطلاع دی جاچکی ہے اور اس سلسلہ میں ضروری قواعد بھی شائع کئے جاچکے ہیں۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر عبدالعزیز ناٹنگھم گئے۔ وہاں انہوں نے کئی سو اشتہارات تقسیم کئے۔ حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے متعلق میرا ایک مضمون بھی ایک مجمع کو پڑھ کر سنایا۔ اور سوال و جوابات بھی ہوئے۔ پادری جو وہاں لیکچر دیا کرتے تھے معقول جواب نہ دے سکے۔

وہاں ایک فلسطینی لڑکے سے بھی ان کی واقفیت ہوئی۔ جو وہاں یونیورسٹی میں تعلیم پاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے احمدیت کے متعلق سنا تھا۔ لیکن مجھے بتایا گیا۔ کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ اس نے کتابوں کے مطالعہ کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے اسے ایک خط بھی عربی میں لکھا۔ اور عربی میں بعض کتابیں بھی بھیجیں۔ جن کا وہ مطالعہ کر رہا ہے۔ وہاں اور چند کتب بھی چند اشخاص کو دی گئیں۔

ایک مشنری عورت کو اس کے خطوط کے جوابات میں بعض تفصیلی خطوط لکھے۔ جن کی نقول سن رائز کو برائے اشاعت بھیجی گئیں ہیں۔ ایک مسلمان انگریز مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ جو ووکنگ مسجد سے تعلق رکھتے ہیں کتاب احمدیت مطالعہ کے لئے لے گئے۔ مصطفےٰ اجالی سائپرس کے اور ان کی انگریز بیوی معہ اپنی بچی کے دو تین دفعہ آئے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دونوں کتابیں مطالعہ کر رہے ہیں مصطفےٰ اجالی نے کہا۔ جب سے میں آپ کے پاس آنے لگا ہوں۔ اپنی بہت کچھ اصلاح کرلی ہے۔ مسٹر عبدالفتاح ولیم لیگوس کے مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ لاء کی سٹڈی کر رہے ہیں۔ کیمبرج میں رہتے ہیں۔ چھٹی پر لنڈن آئے تھے۔ تو ملنے کے لئے آگئے۔

سر فضل بھائی کریم بھائی نے ایک روز کھانے پر بلایا۔ سیاسیات کے علاوہ مذہبی امور پر بھی گفتگو ہوئی۔ سر حسان سہروردی نے بھی ایک روز لنچ پر بلایا۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر دریافت کی۔ وہ کتاب لکھ رہے ہیں۔ اسمٰعیل ودلا اک مسلم سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ہیں۔ ان کے والد ووسی تھے۔ اور ماں مصری۔ انہوں نے ملاقات کے لئے کہا تھا۔ اور احمدیت کے متعلق بعض باتیں دریافت کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایام زیر رپورٹ میں ان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ عبدالمجید امام ووکنگ کے ساتھ ووکنگ میں بھی ایک عرصہ تک رہے ہیں۔ وہ مسلم سوسائٹی کی طرف سے قاہرہ بھی گئے۔ وہاں شیخ الازہر اور جمعیۃ الشبان المسلمین وغیرہ سے ملے۔ لیکن چونکہ وہ ووکنگ کی طرف سے گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے مشتبہ نظر سے دیکھا۔ اور کہا کہ آپ قادیانی تو نہیں ہیں۔ نیز کہا۔ کہ انہوں نے مجھے ایک کتاب بھی احمدیت کے خلاف دی لیکن مؤلف کا نام اس پر نہیں تھا۔ اس لئے میں نے کہا جس کے مؤلف کو اپنا نام بھی ظاہر کرنے کی جرأت نہیں۔ اس کی باتوں پر اعتبار کیسے کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے مجھے خواہش تھی۔ کہ میں کسی احمدی سے احمدیت کے متعلق دریافت کروں۔ کیونکہ عبدالمجید وغیرہ تو بالکل نام تک نہیں لیتے۔ کہنے لگے اس نے سوالات دریافت کئے۔ پہلے نبوت کے متعلق میں نے کہا ہاں ہم مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ پھر اس کی تشریح کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسی نبوت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا کوئی انکار نہیں کرنا پڑتا۔ پھر اس میں کیا حرج ہے۔

پھر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ ادا کرنے کے متعلق سوال کیا۔ اس کی بھی تفصیل بتائی۔ پھر یہ کہ گورنمنٹ آپ کی مدد کرتی ہے۔ مسجدیں وغیرہ بنانے میں مدد کی۔ میں نے تفصیل سے اس کا جواب بھی دیا۔ میں نے کہا کوئی ثابت تو کرے۔ کہ گورنمنٹ نے ہمیں ایک پیسہ کی بھی مدد دی ہو۔ لیکن ان کی اپنی مسجدیں گورنمنٹ کی امداد کی رہین منت ہیں۔ ابھی کارڈف میں جو مسجد بنی وہ کولونیل آفس کی مدد سے بنی ہے احمدیت کتاب مطالعہ کے لئے انہیں دی۔

خاکسار جلال الدین شمس
۳۰ر اگست ۱۹۴۳ء

تمام مجالس بیرون اس طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور مقررہ عرصہ کے اندر اندر انتخاب کرکے مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت اور انکی رپورٹ کے ساتھ انتخاب مرکز میں بھجوائیں۔ یہ انتخاب ۷ تا ۱۵ فتح ۱۳۲۲ھش (دسمبر) [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بہار:- مولوی محمد سلیم صاحب ۲۳ اکتوبر سے ۲۳ نومبر تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں بنگال۔ کرڈا بلی تگریا۔ آٹھ گڈھ۔ کٹک اور کلکتہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۵۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ پانچ لیکچر دئے۔ ۲۵ درس تربیتی اور تبلیغی دئے۔ خدا کے فضل سے ان ایام میں ۸ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

کیرنگ (اڑیسہ) سید صمصام علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کیرنگ میں ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو صوبہ اڑیسہ کی سالانہ احمدیہ تبلیغی کانفرنس ہوئی۔ جس کے ۴ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن کی صدارت امیر علاقہ اڑیسہ مولوی سید فیاض علی صاحب۔ جناب مولوی سید محمد محسن صاحب۔ جناب مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور جناب مولوی محمد عبد الستار صاحب ایم۔ اے نے کی۔ اس کانفرنس میں علاوہ صدر صاحبان کے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بہار۔ مولوی شیخ عزیز الدین صاحب اور مولوی سید مبشر الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ چوتھے اجلاس کے دوران میں ایک ہندو پنڈت نے باجازت صدر اسلام پر چند اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات مولوی محمد سلیم صاحب نے مدلل طور پر دئے۔ جس کے بعد پنڈت صاحب نے جواب سن کر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ لاعلمی اور ناواقفیت کی وجہ سے ایسے اعتراض میں نے کئے۔ آخر میں کانفرنس کو آئندہ کامیاب بنانے کے لئے ایک ایگزیکٹو کمیٹی قائم کی گئی۔ اور اس کے عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔ باوجود گرانی۔ ریلوے اور دیگر مشکلات کے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ ۱۴ اشخاص اس موقعہ پر داخل احمدیت ہوئے۔

صوبہ سندھ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ ماہ نومبر کے پہلے تین ہفتوں کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں سات مختلف مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۴۸ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ دو تبلیغی لیکچر دئے۔ درس قرآن کریم دیا جاتا رہا۔ دو دوست بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

کراچی۔ مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کا کام شروع ہے۔ یوم پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شامل ہوئے۔ اور حضرت کرشن جی۔ حضرت رامچندر۔ حضرت زرتشت۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ پر تقاریر کی گئیں۔ ایک لیکچر تھیاسوفیکل لاج میں خاکسار نے دیا۔

کھانڈ کے راشن سسٹم کے متعلق ضروری اعلان

سول سپلائز آفیسر گورداسپور نے بحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر گورداسپور اعلان کرایا ہے کہ قادیان میں جنوری ۱۹۴۴ء سے کھانڈ کا راشن سسٹم جاری کیا جائے گا۔ جس کے لئے ہر کنبہ کے سرکردہ ممبر کو چاہیئے کہ ۹ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک ۱۰ بجے قبل دوپہر تا چار بجے شام دفتر کمیٹی میں اہلکاروں کو حسب ذیل معلومات مہیا کرے۔

(الف) تعداد ممبران کنبہ بعمر ۱۲ سال یا اس سے زیادہ (ب) تعداد بچگان بعمر ۲ سال یا زائد مگر کم از ۱۲ سال (ج) کنبہ کے سرکردہ ممبر کی ماہوار آمدنی۔ نیچ کے ملازمین خاندان کے ممبر نہ گنے جائیں گے۔ وہ علیحدہ طور پر کھانڈ لینے کے حقدار ہیں۔ ممبران کنبہ میں صرف وہ افراد شمار کئے جائیں جن کا مکمل انحصار اور مستقل رہائش قادیان میں اطلاع دہندہ کے ہمراہ ہو۔ بعدہٗ دفتر کمیٹی سے راشن تیار شدہ ۲۰ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک متذکرہ بالا اوقات میں بادائیگی ایک آنہ قیمت راشن کارڈ حاصل کرلئے جائیں۔

جو اشخاص مندرجہ بالا ایام میں مطلوبہ اطلاع بہم نہ پہنچائیں گے۔ وہ بعد میں کھانڈ لینے کے حقدار نہ ہونگے۔ مہیا کردہ اطلاع کی صحت کی تصدیق کے طور پر ایک رجسٹر میں دستخط کرنے ہوں گے یا انگوٹھا لگوایا جائے گا۔ غلط اطلاع دینے والا ڈیفنس آف انڈیا رول ۸۱ کے تحت تین سال قید سخت یا سزائے جرمانہ یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

قابلِ قدر عطیہ

جناب خان محمد فقیر اللہ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز میرٹھ نے -/۱۲۵ روپیہ کی رقم ارسال فرمائی ہے۔ تا اس رقم میں پچیس غیر احمدی معززین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کیا جائے۔ چار اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری ہوچکا ہے۔ اور ابھی اکیس پرچوں کی اور گنجائش ہے۔ اگر کوئی دوست متلاشی حق غیر احمدی

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان صاحب کا نکاح بلقیس اختر صاحبہ بنت بابو عبد الرشید صاحب ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بالعوض مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ۲ دسمبر ۱۹۴۳ء بروز جمعرات مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار صوبیدار ہیڈ کلرک مظفر احمد خان قادیان

ایک دن میں!

۳۴۰۰ چونتیس سو کوئن ٹیبلٹس کی فرمائش:-

۱۔ جناب مولوی عبد الغنی صاحب ایم اے نواکھلی سے لکھتے ہیں۔ "از راہ مہربانی تین ہزار کوئن ٹیبلٹس (قیمت ۶۰ روپیہ) بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے۔

۲۔ مسٹر مہندرا چندرا گوپال صاحب مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ "ایک سو کوئن ٹکیہ فوراً ارسال کردیجئے گا"۔

۳۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں "ایک سو ٹکیہ بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے"۔

۴۔ مسٹر مہندرا چندرا چار جی میمن سنگھ سے لکھتے ہیں "مجھے از راہ کرم دو سو کوئن ٹیبلٹس جتنی جلد ہوسکے وی پی کے ذریعہ بھجوا دیجئے گا"۔

ملیریا بخار سے بچنے کیلئے کیا آپ نے ابھی تک کوئن ٹیبلٹ خرید نہیں فرمائی؟ جلسہ سالانہ پر رعایتی قیمت سے خریدنے کے علاوہ محصول ڈاک بھی بچائیے گا۔

دی کوئن سٹورز قادیان

مؤثر

ڈاکٹر احمد الدین صاحب سندھ حیدر آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ بواسیر کے جتنے مریضوں کو آپ کی دوائی حفسیم استعمال کرائی گئی۔ خدا کے فضل سے سو فیصدی کامیاب رہی۔ ایک ستر سالہ بڑھیا جسکی بیماری بہت پرانی تھی بلکہ بچپن سے تھی اسے بھی آرام آگیا۔ باوجود اتنی سریع الاثر اور کامیاب دوا ہونے کے قیمت صرف دو روپیہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

دواخانہ طب جدید

مالکان دواخانہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ امسال سال کے اختتام کے ساتھ ہی موجودہ تمام سٹاک ختم کر دیا جائے اور باوجود گرانی زمانہ کے تمام ادویات پر ½ رعایت منظور کرلی ہے۔ تمام احباب اور خصوصاً ممبران طب جدید کے لئے فائدہ اٹھانے کا سنہری موقع ہے۔

منیجر دواخانہ طب جدید قادیان

تریاق معدہ:- معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۳۰ ٹکیاں ۸/ پیکنگ ومحصول ڈاک بذمہ خریدار

عزیز کارخانہ مالک منیجر سٹورز ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ر دسمبر۔ بولویا گورنمنٹ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ یہاں سکہ پریذیڈنٹ حکومت برطانیہ سے ایک معاہدہ کر چکا تھا۔ جسے بولویا کی گورنمنٹ نے بھی منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ مارشل بڈوگلیو نے ایک بیان میں کہا کہ اٹلی کو آزاد کرانے کے لئے اطالوی سپاہی جان توڑ کر لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اطالوی سپاہیوں کو جنگ کے اگلے مورچوں پر بھیجی جائے۔ اور پھر معلوم ہو جائے گا کہ اطالوی سپاہی جرمنوں سے کس بہادری سے لڑتے ہیں۔

واشنگٹن ۶ر دسمبر۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے مارشل کے جزیرہ پر سخت بمباری کی۔ اور ۵۰ ٹن وزنی بم گرائے۔ ویو جزیرہ پر بھی بم گرائے۔ اور دشمن کو نقصان پہنچایا۔ نیوگنی میں واریو کو تین طرف سے اتحادی فوجوں نے گھیر لیا ہے۔ یہاں پر جاپانیوں نے جوابی حملے کئے۔ جنہیں روک دیا گیا۔

برلن ۵ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے انقرہ کی اطلاعات کے حوالہ سے یہ اطلاع دی ہے۔ کہ جنرل عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کرنے کے لئے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۵ر دسمبر۔ باخبر حلقوں نے طہران کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ۔ مارشل سٹالن اور مسٹر چرچل نے دوسرے اور تیسرے محاذ کا پروگرام اور ٹائم ٹیبل تیار کر لیا ہے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ سردیوں کے اختتام سے پیشتر برطانوی اور امریکن فوجیں انگلستان سے مغربی یورپ پر حملہ کر دیں گی۔ یہ وہ دوسرا محاذ ہے جس کے متعلق مارشل سٹالن مدت سے دوسرے اتحادیوں پر زور دیتے رہے۔ کہ جرمنی پر مغرب کی طرف سے حملہ زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

ناگپور ۵ر دسمبر۔ سندھ کے مسلمانوں میں یہ تحریک جاری ہے۔ کہ صرف مسلمانوں ہی سے سودا لیا جائے۔ اس کو سی پی و برار ہندو مہاسبھا نے خطرناک تصور کرتے ہوئے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سندھ کو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو اس صوبے کے ہندو بھی "ہندو سودیشی" نام سے تحریک جاری کر کے یہاں کے مسلمانوں کا بائیکاٹ کر دیں گے۔

لاہور ۵ر دسمبر۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی کونسل نے اتفاق رائے سے نواب صاحب ممدوٹ کو صدر منتخب کیا۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ برطانیہ کے بحری محکمے نے اعلان کیا ہے کہ ہماری غوطہ خور کشتیوں کو پچھلے چند دنوں میں اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں سے آٹھ نے ایجین سمندر میں دشمن کے ۱۲ چھوٹے جہازوں کو ڈبو دیا۔ ان میں سے سات پر گولہ بارود لدا ہوا تھا۔ ایک اور درمیانی جہاز غرق کیا۔ جنوبی یونان کے پاس رسد لانے والا جہاز ڈبویا۔ جو کنارے کے پاس لنگر ڈالے کھڑا تھا۔ ایک اور جہاز کو جس پر موٹر لاریاں لدی تھیں۔ غرق کیا۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ اٹلی میں نامہ نگاروں کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اٹلی کے تمام مورچوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جو لڑائی اس وقت ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے اٹلی میں ایسے گھمسان کا رن نہیں پڑا۔ جو جرمن فوج آٹھویں فوج کے سامنے لڑ رہی ہے اس کو اور کمک پہنچ گئی ہے۔ لیکن پھر بھی آٹھویں فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اس نے اور تین پہاڑی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک جگہ جہاں سے ہمارے دستوں کو راستہ کے کٹھن ہونے کی وجہ سے رسد نہیں پہنچائی جا سکتی۔ ہوائی چھتریوں سے پہنچائی جا رہی ہے۔ دشمن کا ایک آگ اگلنے والا ٹینک پکڑ لیا گیا۔ جسے دشمن اس وقت سے استعمال کر رہا ہے۔ جب دریائے سانگرو کو پار کیا گیا تھا۔

ماسکو ۶ر دسمبر۔ سفید روس میں روسی فوجیں باوجود موسم کی خرابی اور دلدلی علاقہ کے ایک اہم چھاؤنی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ کچھ روسی ہراول دستے دریائے نیپر کے پاس جا پہنچے ہیں۔ روسی ہر جوکی پر قبضہ کرنے کے لئے آمنے سامنے کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۶ر دسمبر۔ آج اتحادی ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان کیا گیا۔ اس میں بتایا کہ آسٹریلوی فوجیں واریو سے صرف آٹھ میل دور رہ گئی ہیں۔ اور فوجیں مغرب کی طرف سے بڑھتی ہوئی واریو کے پاس پہنچ گئی ہیں۔

نئی دہلی ۶ر دسمبر۔ آج شام جو سرکاری اعلان کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اتوار کی صبح کو جاپانی جہازوں نے کلکتہ پر جو حملہ کیا۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ فوجی اہمیت کے ٹھکانوں کو اس سے بہت معمولی نقصان پہنچا۔ ایک فوجی مارا گیا۔ اور ۱۳ گھائل ہوئے۔ شہری علاقہ میں پانچسو کے قریب گھائل ہوئے۔ جن میں سے تیسرا حصہ مر گئے۔

نئی دہلی ۶ر دسمبر۔ اناج سے لدے ہوئے چار اور جہاز ہندوستانی بندرگاہوں میں پہنچ گئے ہیں۔ امید ہے اور بھی آنیوالے ہیں۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ طہران میں مارشل سٹالین اور مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کرنیکے بعد مسٹر چرچل شمالی افریقہ میں پہنچ گئے ہیں۔ ایک خبر میں جس کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ بتایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل نے ترکی کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم ترکی بھی موجود تھے۔ شمالی افریقہ میں پہنچنے پر مسٹر چرچل نے اعلیٰ فوجی افسروں سے گفتگو کی۔

لنڈن ۷ر دسمبر۔ طہران کانفرنس کے متعلق پہلا سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے ایک ساتھی ملک ایران کے دارالسلطنت طہران میں چار دن گفتگو کر کے ایک متحدہ پالسی تیار کی۔ ہم نے پختہ عزم کر لیا ہے کہ لڑائی کے دوران میں اور پھر اسکے بعد متحدہ طور پر کام کریں گے۔ ہم نے لڑائی کے معاملات کے متعلق کانفرنسیں کیں اور جرمنوں کی طاقت کو تباہ کرنے کے لئے غور و فکر کیا۔ ہم ان حملوں کے متعلق جو جرمنی پر مشرق اور مغرب اور جنوب سے کئے جائیں گے۔ ایک فیصلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ ہمارے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ فتح ہماری ہوگی۔ جس کے بعد دنیا میں ایسا امن قائم کرنیکی کوشش کی جائے گی۔ جو تا دیر رہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کرنیکے متعلق ہم پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم نے سیاسی مشیروں کے مشورہ سے آئندہ کے معاملات پر بھی غور کیا۔ اور ان چھوٹے ملکوں کے معاملات پر بھی غور کیا۔ جو ہماری طرح ظلم کو مٹانے اور امن کو قائم کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت خشکی پر جرمنی کی فوجوں کو سمندر میں اس کی یوبوٹوں کو اور ہوا میں اس کے ہوائی جہازوں کو برباد کرنے سے ہمیں نہیں روک سکتی۔ ہمارے حملوں کا زور روز بروز بڑھتا جائیگا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایک ایسا دن آئیگا۔ جبکہ سب لوگ آزاد ہوں گے۔ اور اپنے ملکوں میں اپنی مرضی سے رہ سکیں گے۔ ہم پختہ عزم کے ساتھ آئے تھے۔ اور پوری دوستی کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔

ایران کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ ایران روس کو سامان پہنچانے میں بہت مدد دے رہا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ جنگ کی وجہ سے ایران میں بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ ہم سے جہاں تک

ان کا میاب رہی ہے۔ اس میں دو باتیں مدنظر تھیں۔ اول جرمنی کے مقابلہ میں مل کر لڑائی کی جائے۔ دوسرے لڑائی کے بعد امن قائم کرنے میں متحدہ کوشش کی جائے۔ ان دونوں باتوں میں بڑی کامیابی ہوئی ہے۔

سونے کی گولیاں!

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کے امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اسے ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بھی ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی عہ درمیانی شیشی ۱۲ر چھوٹی شیشی ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب